رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd No. L. 5254
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۱/ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ یوم شنبہ
جلد ۴۴/۹ | ۵ نبوت ۱۳۳۴ ہش - ۵ نومبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۲ نومبر (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو تاحال اعصابی بے چینی کی تکلیف ہے۔ ابھی کوئی مستقل افاقہ نہیں ہوا۔ گو بعض اوقات طبیعت نسبتاً بہتر محسوس ہوتی ہے۔ احباب التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر صاحبہ کو لاہور آنے پر شروع میں کسی قدر افاقہ رہا۔ لیکن دو دن سے پھر ضعف اور درد اور گھبراہٹ زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مصری فوجوں نے سینائی کے ریگستانی علاقے میں اہم پہاڑی اڈوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا

کامیاب جوابی حملے میں ۲۰۰ اسرائیلی ہلاک اور متعدد گرفتار

قاہرہ ۴ نومبر۔ سینائی کے ریگستانی علاقے میں مصریوں اور یہودیوں کے درمیان ۲ نومبر کی رات سے جو خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ اس کی تازہ ترین صورتِ حال کے بارے میں مصری ہائی کمان کی طرف سے رات گئے جو اعلان جاری ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مصری فوجوں نے جوابی حملہ کرکے اس علاقے کے اہم پہاڑی اڈوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق اس جوابی حملے میں دو سو اسرائیلی سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔ اور متعدد فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کل رات گئے تک طرفین کے درمیان لڑائی بدستور جاری تھی۔ یاد رہے اس نئی جنگ کی ابتدا یہودیوں کی طرف سے ہوئی تھی جب ۲ نومبر کو رات گئے تین ہزار یہودی فوجیوں نے العوجہ سے نو میل جنوب کی طرف مصر کی ایک سرحدی چوکی پر حملہ کرکے ۵۰ مصری فوجیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور چالیس کو گرفتار کرکے لے گئے تھے۔ یہودیوں کے اس حملے کے بعد العوجہ کے علاقے میں مصری اور اسرائیلی دستوں میں گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ ۱۹۴۸ء کی جنگ فلسطین کے بعد مصری علاقے پر اسرائیل کا یہ سب سے زیادہ شدید اور خونریز حملہ تھا۔ کل صبح مصری فوجوں نے یہودیوں کے خلاف بڑے پیمانے پر جوابی حملہ کیا۔ اور سبا کی اہم پہاڑی چوکی پر قبضہ کر لیا۔ ایک اسرائیلی ترجمان نے اس حملے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ یہ حملہ ان مصری دستوں کو نکال لینے کے لئے کیا گیا تھا۔ جو سرحد عبور کرکے یہودی علاقہ میں گھس آئے تھے۔ اور انہوں نے وہاں مورچے قائم کر لئے تھے۔ برخلاف اس کے مصریوں کا کہنا ہے کہ ۱۲ ستمبر کو غیر فوجی علاقے میں مصریوں کے داخل ہو جانے سے دفاعی اغراض کے تحت سبا کے پہاڑی مقام پر مصری چوکی قائم کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔

بیروت ۴ نومبر۔ آج کل یہاں چین کے تجارتی وفد اور حکومت لبنان کے درمیان گفت وشنید ہو رہی ہے۔ چینی وفد دس ممبروں پر مشتمل ہے۔

سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی مساعی

کپڑے جمع کرنے کے علاوہ رضاکارانہ خدمات کے لئے نو خدام کی پیشکش

راولپنڈی (بذریعہ ڈاک) مبلغ سلسلہ مکرم محمد اجمل صاحب شاہد مطلع فرماتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے تقریباً ساڑھے تین صد کپڑے جمع کئے ہیں مزید کپڑے جمع کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی طرح کچھ رقم نقد اور صابن وغیرہ بھی اکٹھا کیا گیا ہے۔ مکرم قائد صاحب نے خدام میں یہ تحریک کی تھی۔ کہ وہ سیلاب زدہ علاقوں میں رضاکارانہ طور پر کام کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ چنانچہ نو خدام نے اپنے نام لکھوائے ہیں۔ اور مرکز میں اس کی اطلاع کر دی گئی ہے۔

ترکی ہلال احمر کی طرف سے

امدادی سامان کی دوسری کھیپ

کراچی ۴ نومبر۔ انجمن ہلال احمر ترکی کی بھیجی ہوئی امدادی سامان کی ایک اور کھیپ آج کراچی پہنچ رہی ہے۔ اس میں سیلاب زدگان کے لئے کمبل اور ریلیف کی دوسری چیزیں شامل ہوں گی۔

مارشل بلگانن ۲۰ نومبر کو کابل روانہ ہوں گے

ماسکو ۴ نومبر۔ روس کے وزیراعظم مارشل بلگانن اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر خروشچیف ۲۰ نومبر کو ماسکو سے کابل روانہ ہوں گے۔ وہاں پانچ روز قیام کرنے کے بعد وہ ہندوستان کے سرکاری دورے پر نئی دہلی جائیں گے۔

مشرقی پاکستان میں سیلاب کمیشن کا قیام

ڈھاکہ ۴ نومبر۔ حکومت مشرقی پاکستان نے کل ایک سیلاب کمیشن کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ جس کے تحت مقامی فنی ماہرین صوبے میں سیلاب کی وجوہات اور انہیں روکنے کی تدابیر دریافت کریں گے۔ کمیشن اعداد وشمار اکٹھے کرے گا۔ اور مشرقی پاکستان کے دریاؤں کا زمینی اور فضائی جائزہ لے گا۔ ماہرین دریاؤں سے کیچڑ نکالنے یا انہیں اس طرح کھودنے کی ضرورت کا جائزہ بھی لیں گے۔ جس سے ان کا پانی آسانی سے سمندر میں جا سکے۔

عمان ۴ نومبر۔ ترکی کے صدر جلال بایار اردن کے سہ روزہ دورے پر عمان پہنچے ہیں ترکی کے وزیر خارجہ بھی ان کے ہمراہ ہیں۔

"وحدانی اور وفاقی طرز کی حکومتیں"

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا لیکچر

ربوہ ۴ نومبر۔ کل تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام محترم پرنسپل مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے Unitary and Federal forms of State کے موضوع پر انگریزی میں تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جس میں سٹاف کے ممبروں کے علاوہ طلباء نے بھی حصہ لیا۔

اجلاس کے دوسرے حصہ میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دو تقاریر کروائی گئیں محمد اسلم صاحب سجاد نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر اردو میں اور پرویز پروازی صاحب نے حضور کے عفو کے متعلق انگریزی میں تقریر کی طلباء نے دلجمعی اور دلچسپی کے ساتھ پروگرام میں حصہ لیا۔ اجلاس کی صدارت سٹوڈنٹس یونین کے پریذیڈنٹ سید احمد خاں رحمانی نے کی۔

معاہدہ بغداد میں ایران کی شرکت

لنڈن ۴ نومبر۔ لنڈن میں ایرانی سفارت خانہ کی ایک اطلاع کے مطابق ایران نے عراق ترکیہ معاہدے میں شرکت کی توثیق کر دی ہے۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بھی اس بات کی توثیق کر دی ہے۔ کہ ایران اب باقاعدہ طور پر معاہدہ بغداد کا رکن بن گیا ہے۔

پیرون کے خلاف مقدمہ کی سماعت

بوئنس آئرز ۴ نومبر۔ ارجنٹائن کے سابق صدر پیرون کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ان کی غیر حاضری میں شروع ہو گئی ہے۔ پیرون گذشتہ ستمبر میں ملک میں فوجی انقلاب کے بعد پیراگوئے چلے گئے تھے۔ جہاں سے وہ کل نکاراگوا روانہ ہو گئے تھے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۵ء

اسلامی ممالک کی قیادت

اسلامی جمعیت طلباء جو در اصل مودودی صاحب کی جماعت کی ہی ایک شاخ ہے۔ اور مودودی صاحب کی ہدایات کے مطابق ہی کام کرتی ہے کے عام اجلاس میں جو حال میں وائی ایم سی اے کی عمارت میں منعقد ہوا۔ مودودی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ:

" ....

....

اس کام میں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آ رہی ہے۔ کہ قریب قریب تمام مسلمان ممالک کی قیادت و رہنمائی ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جنہوں نے مغربی علوم کی تعلیم حاصل کی ہے۔ اور وہ بڑی حد تک مغربی تہذیب و تمدن سے متاثر ہیں۔ مولانا نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا۔ کہ جدید نظام تعلیم نے جہاں ہمارے مسلمان ملکوں کے اونچے طبقے میں آزادی حاصل کرنے کی خواہش پیدا کی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نظام کا دوسرا نتیجہ یہ برآمد ہوا۔ کہ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ مغربی تہذیب سے بُری طرح متاثر ہوا۔ ان لوگوں میں نیشنلزم کا جذبہ ضرور ابھرا۔ مغربی قوتوں سے آزاد ہونے کی خواہش بھی ضرور پیدا ہوئی۔ لیکن ان کا ذہن مغربی تہذیب سے بُری طرح مغلوب تھا۔ چنانچہ مختلف ممالک میں جب آزادی کی تحریک شروع ہوئی۔ تو انہی لوگوں نے ان تحریکوں کی رہنمائی کی۔ جو مغربی طرز کی درسگاہوں سے تعلیم حاصل کر کے نکلے تھے۔ اور جب آزادی حاصل ہو گئی۔ تو لامحالہ وہی لوگ اپنے ملکوں کے نظام حکومت کو سنبھال کر بیٹھ گئے۔ اور جو ممالک پہلے سے آزاد تھے۔ (مثلاً ترکی اور ایران) ان میں بھی قیادت و حکمرانی ان لوگوں کے ہاتھ میں تھی۔ جو مغربی علوم سے واقف اور مغربی تہذیب و تمدن سے مغلوب و متاثر تھے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۵ء)

مودودی صاحب نے یہاں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ اسلامی ملکوں نے جو آزادی حاصل کی ہے۔ وہ ان لوگوں کی جد و جہد کا نتیجہ ہے۔ جو مغربی علوم کے ماہر ہیں۔ یہی حقیقت ہم الفضل میں کئی بار پیش کر چکے ہیں۔ مولانا کے اس اعتراف میں یہ بات بھی مضمر ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو دینیات کا ماہر سمجھتے ہیں۔ ہمیں افسوس کے ساتھ ماننا پڑتا ہے۔ کہ حصول آزادی میں ان کا بہت کم حصہ ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اس جد و جہد میں اکثر رکاوٹ بننے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

ہندوستان کا معاملہ ہی لے لیجئے۔ یہاں بے شک چند دیوبندی اہل علم حضرات نے ہندوستان کی آزادی کے لئے کانگرس سے مل کر کچھ کام کیا۔ لیکن جب ایک آزاد اسلامی خطہ پاکستان کے حصول کا سوال پیدا ہوا۔ تو یہی اہل علم حضرات جن میں مودودی صاحب بھی شامل ہیں۔ اس کے راستہ میں سد سکندری بن کر کھڑے ہو گئے۔ اور اگر ایک "مغرب زدہ" عزم بالجزم کا وہ مظاہرہ نہ کرتا۔ جو اس نے کیا۔ تو آج پاکستان کے مسلمانوں کی بھی نعوذ باللہ وہی حالت ہوتی۔ جو بھارت کے چار کروڑ مسلمانوں کی ہو رہی ہے۔

یہی نہیں بلکہ جب ان "مغرب زدہ" لوگوں کی جد و جہد سے پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔ تو بجائے اس کے کہ ہمارے اہل علم حضرات جو پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ان کا شکریہ ادا کرتے۔ اور قوم کی تعلیم و تربیت صحیح جو یانہ طریقوں اور امن کے ذرائع سے کرتے۔ چھٹتے ہی ان لوگوں کو جنہوں نے آزادی حاصل کی ہے۔ کرسئ اقتدار سے گرانے اور خود اس پر متمکن ہونے کے لئے اسلام اور اسلامی حکومت کے نام پر فاسق و فاجر کہنے اور عوام کو ان کی حکومت کے خلاف برانگیختہ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ارباب حکومت بجائے ملک و قوم کی فلاح کے متعلق سوچنے کے ذاتیات میں پڑ گئے۔ اور آج وہ مسلم لیگ جس نے قائد اعظم مرحوم کی مضبوط قیادت میں مسلمانوں کے لئے ایک آزاد خطہ حاصل کیا ہے۔ ان لوگوں کی سرگرمیوں اور سازشوں سے افراتفری میں گرفتار ہو گئی۔ اور اسی طرح ایک ٹھوس سیاسی پارٹی کے پرخچے اڑ گئے۔ یہاں تک کہ مشرقی بنگال میں مسلم لیگ کو متحدہ محاذ کے مقابلہ میں ایسی شکست فاش ہوئی۔ کہ جس کا صدمہ آخر جان لیوا ثابت ہوا۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ کی جان بخشی کرا کر ہمارے اہل علم حضرات کے ہاتھ کیا آیا ہے۔ مشرقی بنگال کے متحدہ محاذ کی موجودہ سیاست تمام ملک پر چھائی جاتی ہے۔ مسلم لیگ حکومت کا متحدہ محاذ کو حکومت میں مجبوراً شریک کرنا یقیناً متحدہ محاذ کے اکیس نکات کو تسلیم کرنا ہے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ عوامی مسلم لیگ نے اپنے نام سے مسلم کا لفظ ہی حذف کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ نے مسلمانوں کی جو شیرازہ بندی کی تھی۔ اس کو پارہ پارہ کر کے رکھ دینا ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ ان لوگوں کی سرگرمیوں کا ہی ایک کرشمہ ہے۔ جنہوں نے عوام کی نگاہوں میں اچھے بھلے مسلمان ارباب حکومت کو فسق و فجور کے الزامات سے صرف "مغرب زدہ" بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور ان میں جو خوبیاں اور صلاحیتیں ہیں۔ ان کو باحسن طریق بروئے کار نہیں آنے دیا۔

خود مودودی صاحب کی اس تقریر سے ظاہر ہے۔ کہ "مغرب زدوں" سے ہی نہ صرف اسلامی ممالک میں آزادی کی دوڑ میں فتح حاصل کی۔ بلکہ ترکی اور ایران جیسے پہلے آزاد ممالک میں بھی قیادت انہی لوگوں کے پاس آئی ہے۔ اور اہل علم حضرات وہاں بھی کارواں سے نہ صرف بچھڑے ہی رہے۔ بلکہ ملک و قوم کی ترقی میں حائل ہونے کی کوشش کرتے رہے۔

اسی تقریر میں مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی آگے فرماتے ہیں کہ:۔

"مغربی تہذیب کے نفوذ کا یہ اثر پڑا۔ کہ اسلامی تہذیب۔ اسلامی روایات اور اسلام کے اخلاقی اقدار سے بالکل بے بہرہ ہونے کی وجہ سے ان لوگوں نے قومی تہذیب و تمدن کو اپنی نگاہوں میں ذلیل کر دیا۔ ایک طرف تو یہ لوگ اس بات کے خواہشمند تھے۔ کہ مغربی تسلط سے آزادی حاصل کی جائے۔ لیکن اسی کے ساتھ ہی پوری دنیا کے سامنے یہ ثبوت فراہم کرتے رہے۔ کہ گویا ہمارا کوئی ماضی نہیں۔ ہماری اپنی کوئی قومی تہذیب ہی نہیں۔ ان حضرات نے کھانا کھانا بھی صاحب لوگوں سے سیکھا۔ اور کپڑے پہننا بھی دوسرے لوگوں سے سیکھا۔ آپ نے کہا۔ کہ اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ ہے۔ کہ انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک جن لوگوں نے بھی مغربی تعلیم حاصل کی۔ وہ اسلام سے بیزار ہیں"۔

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۵ء)

سوال یہ ہے کہ اس میں قصور کس کا ہے؟ کیا یہ ان اہل علم حضرات کا قصور نہیں ہے۔ جنہوں نے ایک طرف تو اسلام کو خود ساختہ مسائل کا معمہ بنا رکھا ہے۔ اور دوسری طرف اسے محض ایک سیاسی تحریک کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ جو لادینی اشتراکی وغیرہ مغربی تحریکوں کی طرح صرف جبر و اکراہ سے ہی کامیاب ہو سکتی ہے؟

جب "مغرب زدوں" کی جد و جہد سے ہمارا ملک آزاد ہو گیا تھا۔ تو اہل علم حضرات کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر وہ واقعی اسلام کی برتری چاہتے تھے ذرا صبر سے کام لیتے۔ اور بجائے ان کو حکومتی گدی سے اتار کر

(باقی صفحہ ۸ پر)

سیلاب زدگان کی امداد کیلئے احمدی ڈاکٹر فوری طور پر اپنی خدمات وقف کریں

مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقہ میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے جہاں کپڑوں اور خوراک کی ضرورت ہے۔ وہاں انہیں طبی امداد کی بھی فوری ضرورت ہے۔ کیونکہ سیلاب زدہ علاقوں میں کثرت سے وبائی امراض کے پھوٹنے کا احتمال ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں خواہش فرمائی ہے۔ کہ سیلاب زدگان کی طبی امداد کے لئے احمدی ڈاکٹر صاحبان فوری طور پر کم از کم دس دن کے لئے اپنی خدمات وقف کریں۔ لہذا تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں کے ڈاکٹر صاحبان کو حضور کی اس خواہش کی تعمیل کے لئے تحریک فرمائیں۔ اور انہیں اس خدمت کے لئے تیار کر کے بذریعہ تار دفتر مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں متاثرہ علاقوں میں بھجوایا جا سکے۔

امید ہے کہ احمدی ڈاکٹر صاحبان زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدمتِ خلق کے لئے وقت کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"ذمی کون ہیں اور اُن کے حقوق کیا ہیں"

اسلامی سیاست کی چند روشن مثالیں

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

ذمی رعایا کے متعلق فقہی احکام

اس سلسلہ میں سب سے پہلی پابندی جس کی طرف مختلف وجوہات کے پیش نظر علمائے فقہ کی توجہ مبذول ہوئی۔ وہ مسلم اور غیر مسلم رعایا کے درمیان ظاہری امتیاز قائم کرنے کی ضرورت کا تصور ہے۔

پہلا حکم اور اس کی تفصیلات

اس تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ طے کیا گیا۔ کہ ظاہری امتیاز کے لئے جو علامات مقرر کی جائیں۔ وہ ایسی ہوں۔ جن سے ذمیوں کی تحقیر اور تذلیل ہو۔ اور وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں کم حیثیت دکھائی دیں۔ چنانچہ صاحب ہدایہ مسلم اور ذمی کے درمیان ایسے امتیاز کے قائم کرنے کی ضرورت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ویؤخذ اھل الذمۃ بالتمیز عن المسلمین فی زیھم ومراکبھم وسروجھم

یعنے ذمیوں کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ اپنے لباس سواری اور اس کی کاٹھی کے استعمال میں مسلمانوں کی برابری نہ کریں۔ اور اپنے آپ کو ان چیزوں کے استعمال میں ان سے علیحدہ رکھیں۔

اس کے بعد اس امتیاز کی تفصیل کو یوں بیان کیا گیا۔ ... ذمی خاص قسم کا لباس پہنیں یہ لباس گھٹیا قسم کا ہو۔ ریشمی اور بیش قیمت لباس نہ ہو۔ ان کی قمیص چھوٹے دامن والی ہو۔ جوتیاں بدرنگ اور بھدی شکل کی کسی سخت چیز کی بنی ہوئی ہوں۔ کمر میں وہ ایک خاص قسم کا انگلی کے برابر اون کا دھاگہ باندھیں۔ اس دھاگے کا اصطلاحی نام کستیج ہے۔ یہ ایک عجمی لفظ ہے۔ جس کے معنے عجز اور ذلت کے ہیں۔ اس لئے یہ دھاگہ ریشم کا نہ ہو۔ کیونکہ اس سے زینت بڑھتی ہے۔ اور اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ نیز اس سے دوسرے غریب مسلمانوں کے دل پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس طرح وہ ایسی چادریں بھی نہ اوڑھیں۔ جیسی مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ ایسا ہی اہل علم و شرفا کا لباس بھی وہ نہ پہنیں۔

دوسرا حکم اور اس کی تفصیلات

اس کے بعد دوسرا امتیاز سواری کے

گذشتہ سے پیوستہ

بارہ میں ہے۔ چنانچہ قانون بنایا گیا۔ کہ ذمی گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔ البتہ خچر یا گدھے کی وہ سواری کر سکتے ہیں۔ لیکن اس پر بھی وہ ایسی کاٹھی استعمال نہ کریں۔ جو گھوڑے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ بلکہ پالان کی قسم کی ہنے والی ادنیٰ طرز کی کاٹھی ہو۔ بعض فقہاء نے ہر قسم کی سواری کی ممانعت کی ہے۔ اور صرف اشد ضرورت کے وقت اس کی اجازت ہے۔ مثلاً بیمار کو کسی جگہ پہونچانا ہے۔ یا دور کا سفر درپیش ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی مسلم آبادی سے گزرتے وقت وہ سواری سے اتر پڑیں۔ اور پیدل چلیں

تیسرا حکم اور اسکی تفصیلات

تیسری دفعہ ذمیوں کے لئے یہ تجویز ہوئی۔ کہ وہ اپنے گھروں پر خاص قسم کے نشان لگائیں۔ جس سے ان کے گھر پہچانے جاسکیں۔ اور ہر کوئی جانے کہ یہ ذمی کا گھر ہے۔ اسی طرح ان کے مکان مسلمان پڑوسیوں کے مکانوں سے زیادہ بلند نہ ہوں۔ ایسے ہی مسلمان عورتیں ذمی عورتوں سے اسی طرح پردہ کریں۔ جس طرح وہ اجنبی مردوں سے پردہ کرتی ہیں۔ اگر کوئی ذمی عورت کسی بے پردہ مسلمان عورت کو دیکھنے کی کوشش کرے۔ تو اس ذمی عورت کو سرزنش کی جائے۔

مسلمان اور ذمی عورتوں کے راستے اور حمام بھی الگ الگ ہونے چاہئیں۔ تاکہ ان میں خلا ملا نہ ہو۔ ذمیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کی جائے۔ اسی طرح ان کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ راستہ سے ہٹ کر چلیں۔ سڑک کے وسط میں چلنے کی انہیں اجازت نہ ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی مسلمان کھڑا ہو۔ تو ذمی کو اسکے سامنے بیٹھے رہنے کی اجازت نہیں۔ اسے چاہیئے کہ وہ فوراً باادب کھڑا ہو جائے۔ ورنہ اسے بے ادب اور گستاخ سمجھا جائے گا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ذمیوں کی تکریم و توقیر نہ کریں۔ اور نہ ان سے عزت سے پیش آئیں۔ غرض ہر مرحلہ پر ان کی حیثیت کو کم دکھایا جائے۔

چوتھا حکم اور اسکی تفصیلات

ذمیوں کے لئے چوتھی پابندی یہ تجویز ہوئی۔ کہ سلطنت کی مسلم آبادیوں میں نہ وہ اپنا کوئی معبد بنا سکتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی خانقاہ تعمیر کرا سکتے ہیں۔ البتہ پرانے معبدوں کی مرمت کرائی جاسکتی ہے۔ لیکن ان میں بھی کسی اضافہ کی اجازت نہ ہوگی۔

دارالاسلام میں ذمیوں کو نئے معبد تعمیر کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام میں کسی کو خصّی کرنا یا غیر مسلموں کو کسی معبد کی تعمیر کی اجازت دینا جائز نہیں۔ اسلامی آبادیوں سے مراد ایسے شہر اور دیہات ہیں۔ جہاں جمعہ اور عیدین کی نمازیں ہوتی ہیں۔ اور سزاؤں کے اجراء کا وہاں انتظام ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلامی شہروں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جنہیں مسلمانوں نے خود آباد کیا ہو۔ جیسے بصرہ، کوفہ، بغداد اور واسط وغیرہ ہیں۔ اس قسم کے شہروں میں غیر مسلموں کو کسی قسم کے معبد بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور نہ ہی مذہبی مظاہرے کی اجازت دی جاسکے گی۔ دوسری قسم ایسے شہروں کی ہے۔ جن کو مسلمانوں نے بزور شمشیر فتح کیا ہو۔ ان میں بھی ذمی اپنا کوئی نیا معبد تعمیر نہیں کر سکتے۔ تیسری قسم یہ ہے کہ وہ شہر صلح سے فتح ہوا ہو۔ ان میں شرائط صلح کے مطابق عمل ہوگا۔ لیکن بہتر یہی ہے۔ کہ صلح میں معبد تعمیر کر سکنے کی شرط کو تسلیم نہ کیا جائے۔ اور اگر اس شرط کو تسلیم کر لیا گیا ہو۔ تو اس کے پورا کرنے سے پہلو بچایا جائے۔ اس طرح مذہبی تہواروں میں وہ اپنے معبدوں سے باہر صلیب یا کسی مورتی کا جلوس نہیں نکال سکتے۔ اور نہ ہی کسی قسم کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

پانچواں حکم اور اسکی تفصیلات

ذمیوں پر پانچویں پابندی یہ لگائی گئی ہے۔ کہ ہر ذمی جزیہ کی رقم خود ذاتی طور پر حاضر ہو کر ادا کرے۔ کسی نمائندہ یا وکیل کے ذریعہ ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جزیہ دینے والا ذمی کھڑا ہو۔ اور وصول کرنے والا محصل بیٹھا ہوا ہو۔ اور جزیہ لیتے وقت وہ ذمی کو گریبان سے پکڑے اور اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہے۔ اے اللہ کے دشمن جزیہ ادا کرو۔

ذمیوں کے لئے فقہی احکام کی مبینہ حکمت

اس ضمن میں یہ واضح کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ علمائے فقہ نے مذکورہ بالا پابندیوں کے جواز کے لئے جو وجوہات بیان کی ہیں۔ وہ بھی نہایت عجیب ہیں۔ چنانچہ کتب فقہ میں لکھا ہے۔ کہ اس قسم کی پابندیاں اس لئے ضروری ہیں۔ تاکہ ذمیوں کی تذلیل اور کمزوری ظاہر ہو۔ اور کمزور مسلمانوں کی حفاظت ہو سکے نیز جس طرح مسلمان کی تعظیم ضروری ہے۔ اسی طرح ذمیوں کی تذلیل بھی سیاست کا تقاضا ہے۔ کیونکہ اگر مسلم اور غیر مسلم میں تمیز کے لئے کوئی علامت نہ ہو۔ تو بہت ممکن ہے کہ کوئی شخص ذمی کا بھی اسی طرح اعزاز و اکرام کرے جس طرح وہ ایک مسلمان کا کرتا ہے۔ اور یہ جائز نہیں۔ اس لئے کچھ علامات ہونی چاہئیں لیکن یہ علامات اور پابندیاں ایسی ہونی چاہئیں جن سے ان کے اعزاز کی بجائے ان کی تذلیل کا پہلو نکلتا ہو۔ کیونکہ ان کو کمزور اور جکڑبند رکھنا سیاست ملکی کا ایک ضروری حصہ ہے۔ بعض لوگ مذکورہ قسم کی پابندیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ان وجوہات سے اتفاق نہیں جنہیں سابقہ فقہاء نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان پابندیوں میں دراصل ذمیوں کا فائدہ مدنظر تھا۔ تاکہ اس ذریعہ سے ذمیوں کی ثقافت ان کے کلچر اور ان کے تمدن کی حفاظت ہو سکے۔ اور وہ بآسانی پہچانے جاسکیں۔ اور اس طرح لوگ ان پر زیادتی کرنے سے باز رہیں۔ اور باہمی تصادم کے امکانات کا سدباب ہو جائے۔

نیز ظاہری میل جول سے اقلیت میں حاکم قوم کی نقل کرنے کی جو غلامانہ ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے اسے بچایا جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ توجیہہ صرف انہی لوگوں کو مطمئن کر سکتی ہے۔ جو استعمار پسند قوموں کے اس جواب سے مطمئن ہو جاتے ہیں کہ مشرقی ممالک پر ان کا تسلط وہاں کے عوام کے فائدہ کے لئے ہے۔ تاکہ ان کی علمی حالت کو سدھارا جائے۔ اور ان کو تہذیب و تمدن سکھایا جائے۔ اور اس طرح ان کو حکومت خود اختیاری کے اہل بنایا جائے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ اس جواب کو اپنے لوگ بھی صحیح مان لیں۔ جو گاؤکشی کی ممانعت کے بارہ میں ہندو حکومت کی اس دلیل کو صحیح مانتے ہیں۔ کہ زرعی معیشت کی بہتری کے لئے گاؤکشی کو روکنا ضروری ہے۔ یہ ممانعت کسی مذہبی عقیدہ کی بناء پر نہیں۔ جس طرح یہ دونوں جواب حقیقت اور اصلیت سے دور ہیں۔ اسی طرح ذمیوں کے متعلق پابندیوں کے جواز کے بارہ میں علماء کا یہ جواب بھی بعید از حقیقت ہے۔

بعض لوگ یہ کہکر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ باتیں تو غیر ذمہ دار لوگوں نے لکھی ہیں یا غیر معتبر کتب سے حاصل کی گئی ہیں۔ لیکن یہ جواب بھی درست نہیں کیونکہ جن کتابوں سے یہ مطالب لئے گئے ہیں۔ وہ فقہ کی معتبر ترین کتابیں ہیں۔ مثلاً ہدایہ فقہ حنفی کی ایک مشہور کتاب ہے محمڈن لاء کے بنیادی ماخذوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ ملک کے تمام دینی مدارس میں اس کو بطور نصاب شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح اس کتاب کی شرح فتح القدیر ابن ہمامؒ جیسے فاضل اور مانے ہوئے حنفی عالم کی تصنیف ہے۔ بحر الرائق کنز الدقائق کی شرح ہے۔ اور ایک مستند ماخذ ہے بدائع الصنائع حنفی مسلک کی ایک بلند پایہ تصنیف ہے۔ یہی مقام عینی شرح کنز الدقائق اور فتاویٰ شامی کا ہے۔ امام نوویؒ کی کتاب شرح صحیح مسلم کے پایہ اعتبار سے کسے انکار ہے۔ اسی طرح کتاب الاختیارات العلمیۃ امام ابن تیمیہ جیسے یگانہ روزگار کی مرتبہ ہے۔ غرض جس قدر بھی حوالے مضمون زیر بحث کے دوران میں دئے گئے ہیں۔ وہ سب مستند کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ یہ کتابیں اپنے اپنے زمانہ کی اسلامی حکومتوں کے دستور العمل کا اہم ماخذ رہی ہیں۔ اور اہل سنت والجماعت کا کوئی فرد بھی ان کتابوں کو غیر معتبر کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس تصریح سے ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اسلام کا منشاء بھی یہی ہے۔ غرض صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ کتب فقہ میں یہ تفاصیل موجود ہیں۔ اور جن لوگوں کو اصرار ہے کہ ان فقہی مذاہب کی روشنی میں اس زمانہ میں اسلام کا آئین مرتب کیا جائے۔ وہ ان تفاصیل کو اپنائے بغیر اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اس کے جو نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ ان سے انہیں ضرور عہدہ برآ ہونا پڑے گا اسی طرح ہمارا مقصد یہ بھی نہیں۔ کہ تمام ماضی کی اسلامی حکومتوں نے عملاً ان پابندیوں کو اختیار بھی کیا تھا۔ بلکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ان احکام کے علی الرغم صحیح اسلامی روح کے مطابق کئی حکومتوں نے ذمیوں سے نہایت فراخدلانہ سلوک کیا۔ گو اس میں بھی شک نہیں کہ جب کبھی کسی حکومت نے اپنے اغراض کے ماتحت ذمیوں پر زیادتی کی تو وہ اپنی روح کی تسکین فقہ کے ایسے ہی احکام میں تلاش کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ اور اس وجہ سے دوسری اقوام کو اسلام پر اعتراض کرنے کے مواقع میسر آئے

کیا یہ پابندیاں کسی شرعی نص سے ثابت ہیں

اب ہم اس سوال کو لیتے ہیں کہ ان پابندیوں کے جواز کی شرعی سند کیا ہے۔ کیا قرآن کریم میں ان پابندیوں کا ذکر ہے یا سنت رسول سے ان کا پتہ چلتا ہے۔ فقہاء نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے۔ اس کا خلاصہ انہی کے الفاظ میں سنئے فرماتے ہیں۔ ”اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ذمیوں پر اس قسم کی پابندیاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عائد نہیں تھیں۔ اس لئے یہ شریعت کے خلاف ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں ذمی جانے پہچانے معروف لوگ تھے۔ ان کے اشتباہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا تھا۔ لیکن حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس کی ضرورت کا احساس ہوا۔ اور آپؓ نے حکم دیا کہ اس قسم کی پابندیاں عائد کی جائیں اس وقت متعدد صحابہؓ موجود تھے۔ اور کسی نے حضرت عمرؓ کے اس اقدام پر اعتراض نہیں کیا تھا۔ اس حوالہ میں فقہاء نے خود یہ اعتراف کیا ہے کہ کم از کم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ذمیوں کے متعلق مذکورہ بالا قسم کی پابندیوں کا نام و نشان بھی نہیں تھا اسی طرح نئے معبدوں کی ممانعت کے متعلق ابن ماجہ کی جو حدیث پیش کی جاتی ہے۔ اسے خود محدثین نے ضعیف اور مضطرب مانا ہے۔ بلکہ اس کے ایک راوی کے متعلق امام بخاریؒ نے لکھا ہے کہ وہ بعض اوقات جھوٹ بولا کرتا تھا اسی طرح فقہاء کو یہ بھی اعتراف ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ بھی ان پابندیوں سے یکسر خالی ہے۔ اب ہم حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں پہنچتے ہیں۔ تاریخی حقائق آپ کے مبارک عہد کو بھی اس قسم کی پابندیوں کے نفاذ سے پاک ٹھہراتے ہیں۔ اس دعوے کی تائید میں اندرونی اور بیرونی دونوں قسم کے شواہد موجود ہیں۔ چنانچہ پہلے ہم اندرونی شواہد کو لیتے ہیں۔ فقہاء کی طرف سے ان پابندیوں کے نفاذ کے لئے حضرت عمرؓ کے زمانہ کا جو معاہدہ بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ ”شام اور فلاں فلاں شہر کے عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے غلام امیر المومنین حضرت عمرؓ کی خدمت میں یہ خط لکھا کہ تمہاری فوجیں ہم پر غالب آئیں اسلئے ہم نے تم سے اپنے لئے اپنے اہل و عیال اور اپنے اموال اور اپنی قوم کے لئے امان چاہی۔ اور اس کے عوض مندرجہ ذیل شرائط کو اپنے لئے خود پسند کیا۔ ہم اپنے شہر اور اس کے مضافات میں اپنا کوئی معبد اور اپنی کوئی خانقاہ تعمیر نہیں کریں گے۔ نہ پرانے معبدوں کو از سر نو بنائیں گے۔ اسی طرح باہر سے آنے والے مسلمانوں کو معبدوں میں قیام کرنے سے بھی نہیں روکیں گے۔ وہ دن کے وقت آئیں یا رات کے وقت۔ بلکہ ان کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ تین دن تک ہم ان کی مہمان نوازی کے فرض کو بھی بجا لائیں گے۔ اپنے گرجوں میں مسلمانوں کے خلاف کسی جاسوس کو پناہ نہیں دیں گے۔ اپنی اولاد کو قرآن کریم نہیں پڑھائیں گے۔ شرک و بدعت کا نہ خود ارتکاب کریں گے اور نہ ہی اس کی تبلیغ کریں گے کسی کو اسلام قبول کرنے سے بھی نہیں روکیں گے مسلمانوں کی عزت کریں گے۔ اور اگر وہ ہماری مجلس میں بیٹھنا چاہیں۔ تو ہم اٹھ کھڑے ہونگے اور ان کے لئے جگہ خالی کر دیں گے۔ مسلمانوں کے لباس کی نقل نہیں کریں گے۔ نہ ٹوپی پہنیں گے نہ پگڑی۔ نعلین کی طرز کی جوتی کا استعمال بھی نہیں کریں گے۔ اسی طرح اپنے بالوں میں مانگ بھی نہیں نکالیں گے۔ عربی زبان نہیں بولیں گے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کی سی کنیت کا اپنے ہاں رواج ہونے دیں گے۔ کاٹھی پر سواری نہیں کریں گے۔ اور اپنی انگوٹھیوں میں عربی حروف کندہ نہیں کرائیں گے۔ مسلم آبادی میں شراب کی خرید و فروخت نہیں کریں گے۔ بطور علامت اپنے ماتھے کے اگلے بال کٹوا دینگے اور اپنے مخصوص لباس کا التزام کریں گے۔ اپنی کمروں میں زنار باندھیں گے۔ مسلم علاقوں میں اپنی صلیب اور کتب کا جلوس نہیں نکالیں گے مسلمانوں کی موجودگی میں اپنے گرجوں میں نہ صلیب کا مظاہرہ کریں گے۔ اور نہ ہی ناقوس بجائیں گے۔ اپنی مورتیوں کا جلوس بھی نہیں نکالیں گے“

(رواہ ابن مندہ فی غرائب الشعبہ)

یہ معاہدہ سند کے اعتبار سے انتہائی مشتبہ ہے ماسوا ابن مندہ نہ کوئی معتبر راوی ہے اور نہ غرائب الشعبہ حدیث کی کوئی مستند کتاب ہے اس کتاب کی کوئی تاریخی اہمیت بھی نہیں پھر اس معاہدہ کی ژولیدگی اور اس کا اندرونی بے ربط ڈھانچہ اس کے جعلی ہونے کو قطعی طور پر ثابت کر رہا ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ میں کبھی بھی یہ پابندیاں عائد نہیں ہوئیں کہ غیر مسلم قرآن کی تعلیم حاصل نہ کریں۔ بلکہ اس کے برعکس قرآن کریم نے بار بار مخالفین کو غور و فکر کی دعوت دی ہے فرمایا۔ افلا یتدبرون القرآن۔ کیا تم قرآن پر غور و فکر نہیں کرتے۔ پھر کہا ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر یعنی ہم نے قرآن کو آسان بنایا ہے کیا کوئی نصیحت قبول کرے گا۔ جو قرآن یہ دعوت دیتا ہے۔ وہ اپنے مطالعہ پر پابندی کی کیسے حمایت کر سکتا ہے اسی طرح عربی زبان کے سیکھنے پر بھی کبھی پابندی نہیں لگائی گئی۔ سینکڑوں غیر مسلم عربی کے فاضل ہوئے اخطل کے شاعرانہ کمال سے کون واقف نہیں۔ یہ بنو امیہ کے دربار کا مایۂ ناز عیسائی شاعر تھا۔ اسی طرح مسلمانوں نے ہمیشہ غیر مسلموں کے معبدوں کا احترام کیا ہے اور اس کے کبھی روادار نہیں ہیئے۔ کہ وہ ان معبدوں میں رہائش اختیار کریں اس کے برعکس مختلف معاہدوں میں خود مسلمانوں کی طرف سے یہ شرط موجود ہے کہ وہ غیر مسلم معبدوں میں قیام نہیں کریں گے۔ چنانچہ بیت المقدس کے عیسائیوں سے جو معاہدہ ہوا۔ اس میں یہ شرط موجود ہے۔ یہ معاہدہ خود حضرت عمرؓ کی موجودگی میں طے پایا تھا۔ اس معاہدہ کے بعض حصے اپنے دعوے کی تائید میں ہم نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔ ”یہ وہ امان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے غلام امیر المومنین عمرؓ نے ایلیاء کے لوگوں کو دی یہ امان ان کی جان و مال گرجا اور صلیب ان کے تندرست اور بیمار اور ان کے تمام مذہب والوں کے لئے ہے۔ ان کے گرجوں میں نہ سکونت اختیار کی جائے گی۔ اور نہ وہ ڈھائے جائیں گے نہ ان کو اور نہ ان کے احاطہ کو کچھ نقصان پہنچایا جائے گا اور ان کے مال میں بھی کچھ کمی نہیں کی جائیگی مذہب کے بارہ میں ان پر کوئی جبر نہیں کیا جائیگا اور نہ ان میں سے کسی کو کوئی تکلیف دی جائیگی .... جو کچھ اس معاہدہ میں ہے اس پر خدا کے رسول خدا کے خلفاء اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ بشرطیکہ یہ لوگ مقررہ جزیہ ادا کرتے رہیں۔

اسی طرح حضرت عمرؓ کی طرف سے حکومت کے افسران کو یہ مستقل ہدایت تھی کہ وہ اس بات کی سختی سے نگرانی کریں۔ کہ مسلمان ذمیوں پر ظلم نہ کرنے پائیں اور نہ ان کے نقصان کے درپے ہوں اور ان کے اموال مسلمانوں کے دست برد سے محفوظ رہیں۔ اور جس قدر شرطیں ان سے طے ہوئی ہیں۔ وہ سب پوری کی جائیں۔

”ماہ دینار“ والوں سے جو معاہدہ ہوا اس کا ایک حصہ یہ تھا۔ ”ذمیوں کا مذہب نہیں بدلا جائے گا۔ اور نہ ان کی مذہبی رسوم میں کسی قسم کی مداخلت کی جائے گی“

غرض تاریخ کی معتبر کتب میں جتنے بھی معاہدے نقل ہوئے ہیں۔ ان سب میں ذمیوں کے جان و مال اور ان کے مذہب کی حفاظت کا یقین دلایا گیا ہے۔ ان کے قومی لباس سے تعرض نہیں کیا گیا۔ اور نہ ان کی تمدنی آزادی پر کوئی پابندی عائد کی گئی ہے البتہ بعض اوقات سیاسی مصالح کے پیش نظر ذمیوں کو فوجی لباس پہننے اور ہتھیار بند ہونے سے ضرور منع کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کوئی قابل اعتراض اقدام نہیں۔ تمام متمدن حکومتیں اس قسم کی پابندیاں اپنے اپنے مصالح کے پیش نظر عائد کرتی رہتی ہیں حضرت امام ابو یوسفؒ کتاب الخراج میں اس کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ولھم کل ما لبسوا من الزی الازی الحروب من غیر ان یتشبھوا بالمسلمین

یعنی فوجی وردی اور اسلحہ بندی کے سوا ذمی ہر قسم کا لباس پہن سکتے ہیں۔ فوجی لباس میں مسلمانوں سے ان کی مشابہت برداشت نہیں کی جائے گی۔ یہ حوالہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ ذمی عام شہری لباس پہننے میں بالکل آزاد تھے۔ اور ان پر اسلام کی طرف سے کسی قسم کی کوئی معاشرتی پابندی عائد نہ تھی۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت عمرؓ نے اس قسم کی کوئی پابندی عائد ہی نہیں کی۔ البتہ خلافت راشدہ کے بعد بنو امیہ کے زمانے میں بعض سیاسی مصالح کے پیش نظر بے شک اس قسم کے اقدامات کیے گئے۔ اور بعد میں فقہاء نے ان اقدامات کو مذہبی رنگ دے دیا۔ چنانچہ مشہور حنفی فاضل علامہ کاسانی اپنی شہرۂ آفاق کتاب بدائع الصنائع میں ان پابندیوں کے جواز کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"ذمیوں پر پابندیوں کا آغاز یوں ہوا۔ کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کچھ سواروں کے پاس سے گذرے۔ یہ سوار بڑے معزز نظر آتے تھے۔ آپ نے انہیں مسلمان سمجھا۔ اور السلام علیکم کہا۔ ساتھیوں میں سے کسی نے آپ کو توجہ دلائی۔ کہ یہ لوگ تو عیسائی تھے آپ جب واپس گھر پہنچے تو آپ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا۔ کہ آئندہ تمام عیسائی بطور علامت زنار باندھیں۔ اور پالان نما کاٹھی پر سوار ہوں۔ یعنی گھوڑے پر سوار ہونے کی انہیں اجازت نہ ہوگی۔ آپ کے اس اعلان پر کسی مسلمان نے برا نہ منایا۔ اور اس طرح اس مسئلہ کو ایک اجماعی فیصلہ کی حیثیت حاصل ہوگئی۔"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ کم از کم حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے زمانہ تک مسلمانوں اور ذمیوں میں کوئی امتیاز قائم نہیں ہوا تھا۔ اور پھر ان پابندیوں کے عائد کرنے کا حکم حضرت عمرؓ بن خطاب نے نہیں بلکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نے دیا تھا۔ غرض تمام وہ معاہدے جو تاریخ کی مستند کتابوں میں منقول ہیں۔ اور اسلام کے اصولِ سیاست اور خلفائے راشدینؓ کا عملی نمونہ یہ سب ماخذ ایک اور ایک دو کی طرح ثابت کر رہے ہیں۔ کہ اسلام میں ذمیوں سے بے نظیر رواداری کا سلوک کیا گیا۔ اور اقلیتوں کے مشکل ترین مسئلہ کو انتہائی کامیابی کے ساتھ حل کیا گیا۔

محترم صوفی مطیع الرحمن صاحب مرحوم

تھکی تھکی سی نگاہیں۔ اداس اداس فضا
ہر ایک لب پہ خموشی ہر اک زباں پہ سکوت
وہ جاں کہ دردِ محبت سے سوگوار رہی
وہ آنکھ۔ راہِ طریقت میں اشکبار تھی جو
وہ دینِ حق کا مبلغ۔ شہیدِ راہِ وفا

ہُوا ہے کتنا چمن میں ہجومِ رنج و بلا
یہ کون بزمِ جہاں سے جگر فگار اٹھا
وہ دل کہ عشقِ محمدؐ میں بے قرار رہا
وہ جذبِ دل کہ محبت میں آگے آگے بڑھا
مطیعِ حکمِ محمدؐ۔ مطیعِ حکمِ خدا

خدائے پاک کی رحمت کا سایہ تجھ پہ رہے
تمہارا نام ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے

پیر و نیز بروازی

ضروری اعلان

(از مکرم میاں غلام محمدؐ صاحب اختر ناظر اعلیٰ ربوہ)

احباب جماعت احمدیہ نے عموماً اور سیلاب زدہ علاقہ کے تمام احمدیوں نے خصوصاً اور خاصکر ڈاکٹر صاحبان نے دس دس دن وقف کر کے سیلاب زدگان کی ہر طرح مدد کرنے میں بہت محبت۔ ایثار اور جوش سے کام کیا ہے۔ جس کے لئے سب احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاھم اللہ خیراً۔

جماعت نے اس نیک کام میں حصہ لے کر خدمتِ خلق کے جذبہ کا ثبوت دے دیا ہے۔ کہ ان کے دل میں مصیبت زدگان کے لئے کتنا درد ہے۔ انہوں نے اپنے عمل سے اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ اس ضمن میں ایک ضروری خدمت احباب کے ذمہ یہ ہے کہ ان سردی کے ایام میں ان بے کس۔ بے بس اور بے گھر لوگوں کے لئے بستروں اور پہننے کے کپڑوں کی اشد ضرورت ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ دوست فوری طور پر کوشش کر کے جس قدر بستر اور کپڑے فراہم کر سکتے ہوں مکرم ناظر اعلیٰ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی تقسیم کا فوری انتظام کیا جائے۔

کراچی میں جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کا کامیاب جلسہ

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ آج شب ۷ بجے شام احمدیہ ہال میں مکرم قاضی محمدؐ اسلم صاحب ایم اے صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت و نعت کے بعد محترم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور بتایا کہ کیوں ہم لوگ ایسے جلسے منعقد کرتے ہیں۔ اور ہمیں کس طرح ان جلسوں سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ بعد ازیں مسٹر پرمانند صاحب ایڈووکیٹ نے اردو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور فرمایا کہ میں باوجود ہندو ہونے کے اسلام سے بڑا متاثر ہوں۔ اس کی کئی ایک ایسی خوبیاں ہیں مثلاً یہ کہ سارے مذاہب کے بزرگوں کی تعظیم کی جائے اور ہر ایک کے جذبات و احساسات کا خیال رکھا جائے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے بیان فرمایا کہ میں خاص طور پر جماعت احمدیہ کے افراد سے متاثر ہوں۔ کیونکہ یہ بڑے Broad Minded ہوتے ہیں۔ آپ کے بعد مسٹر سدھوا پارسی لیڈر نے انگریزی میں آقائے نامدار کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ کہ اس کی تعلیم بڑی پیاری ہے۔ اور اس کو پڑھنے سے بڑا لطف آتا ہے۔ اگر لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو دنیا میں امن و شانتی کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔ بعدہٗ مشہور شیعہ لیڈر جناب سید بشیر احمدؐ صاحب رضوی ایڈووکیٹ نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر سے حاضرین خاص طور پر متاثر ہوئے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ اور خاص طور پر اس پہلو کو بیان کیا۔ کہ کس طرح رنگ و نسل و زبان کی تفریق مٹا کر آپ نے صحابہؓ کو وحدت کے مقام پر لا کھڑا کیا تھا۔ اگر آج بھی مسلمان آپ کی تعلیم پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

آپ کے بعد مکرم خلیل احمدؐ صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ اسلام امریکہ نے موجودہ تفریق و معاشی بحران کا حل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نمونہ سے بیان فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح آپؐ نے قبل از دعویٰ حلف الفضول میں شامل ہو کر شدید دشمنوں کی بھی آڑے وقت میں مدد کی ہے۔ جس سے سارے رؤسا عرب حیران و ششدر رہ گئے۔ اور عین وفات کے قریب لوگوں میں اعلان کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی کا میں نے حق ادا نہ کیا ہو۔ یا ظلم کیا ہو۔ تو وہ بدلہ آج مجھ سے لے سکتا ہے۔ اگر دنیا کے لوگ آپؐ کی تعلیم پر عمل کریں۔ تو امن کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔

سندھ کے سابق وزیر اور مشہور مقرر و لیڈر حامد حسین فاروقی سٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی بذلہ سنجی کی وجہ سے مجلس میں جدت پیدا کر دی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مناقب عالیہ پر پُرجوش طریق پر روشنی ڈالی۔ اور جماعت احمدیہ کی مساعی تبلیغ اسلام پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ محترم صدر جلسہ ہر مقرر کی تقریر کے بعد مختصراً سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے رہے۔ مسٹر بشیر احمدؐ رضوی ایڈووکیٹ نے اپنی تقریر میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ کہ یورپ سے واپس آ کر آپ نے جو نیک و پاک خیالات کا یورپ میں اسلام کی تبلیغ کے بارے میں خیال ظاہر فرمایا ہے۔ ہر حقیقی مسلمان کا فرض ہے۔ کہ آپ کی آواز پر لبیک کہے۔ اس مجلس میں ہر مذہب و ملت کے احباب نے شرکت کی۔ (لطیف تاثیر)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء اور خدام کا فرض

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی خدمت کے لئے رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۹۵۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ہدایت فرمائی تھی۔ کہ خدام الاحمدیہ اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس موقع پر مجالس نے جس مستعدی کا نمونہ دکھایا تھا وہ ہمارے لئے نہایت خوشکن تھا۔ جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ قریب آ رہا ہے۔ اور پہلے سے زیادہ مستعدی۔ ہمت اور ہوشیاری سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکیدی طور پر ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس نہایت اہم کام کے لئے جو ۱۹۵۱ء کے خطبہ جمعہ میں بیان ہو چکا ہے۔ خدام کا انتخاب نہایت دیانتداری سے کریں۔ اور صرف انہی خدام کو لیں۔ جو اس کام کے اہل ہوں۔ مجالس کو علیحدہ بھی بذریعہ خطوط لکھا جا رہا ہے۔ یہ فہرستیں ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صدرانِ جماعت کی توجہ کے لئے

نظارت ہذا کی طرف سے صدرانِ جماعت کی خدمت میں ماہوار تبلیغی رپورٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن کو ابھی تک فارم نہ ملے ہوں۔ وہ مہربانی کر کے فوری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ انہیں بھجوائے جائیں۔ اور باقاعدہ جماعت سے دینی کام لیں۔ اور ان کی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوایا کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

درخواست دعا۔ میری ہمشیرہ امۃ الوکیل صاحبہ اہلیہ حکیم دین محمدؐ صاحب ربوہ عارضہ بخار چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (امۃ الجمیل)

لجنات اماء اللہ کی توجہ کے لئے

یورپ میں ایک نئے مشن کے قیام کے متعلق مالی قربانی کا مطالبہ

تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے لکھوانے کی تحریک

مورخہ ۲۱ اکتوبر کے خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس نے ایک نیا مشن کھولنے کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی ہے اور حضور نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ یہ مشن ان جماعتوں کے نام پر کھولا جائے گا۔ جو اس کو چلانے کے اخراجات ادا کریں گے۔ حضور نے جہاں اور جماعتوں کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے۔ وہاں ہم عورتوں پر بھی احسان فرما کر اس ثواب میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ

لجنہ اماء اللہ تین ہزار روپیہ دے

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریک کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام لجنات اماء اللہ پاکستان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ حضور کے اس خطبہ (جو کہ ۲۶ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے) کو اپنی اپنی جگہ سنا کر جلد از جلد اس چندہ کے وعدہ جات سے اطلاع دیں۔ زیادہ سے زیادہ دو ہفتے میں تمام لجنات کی طرف سے وعدہ آجانا چاہیئے۔

حضرت اقدس نے اسی خطبہ میں چندہ تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان فرما دیا ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ اپنی اپنی جگہ ممبرات سے نئے سال کے وعدے لکھوا کر اطلاع دیں۔ یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی عورت ایسی نہ رہ جائے جو اس چندہ میں شامل ہونے سے رہ جائے۔ سب کی سب شامل ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہ اپنے وعدہ جات براہ راست بھجوا سکتی ہیں

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

میرے والد مرحوم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے سابق مبلغ امریکہ کے ذمہ اگر کسی دوست کی کسی قسم کی کوئی رقم واجب الادا ہو تو وہ براہ کرم مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(لطف الرحمٰن پسر صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مرحوم حال وارد ربوہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے بھائی میاں شریف احمد صاحب اشرف متعلم تھرڈ ایئر نشتر میڈیکل کالج ملتان نے (ڈپلومہ) امتحان دیا ہے احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (میاں غلام احمد لائلپور)

(۲) خاکسار کچھ عرصہ سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے (خلیل احمد ڈیلیوری کلرک تھرپارکر سندھ)

(۳) میں کئی روز سے شدید بیمار ہوں۔ میرے گھر کے بھی بہت سے افراد بیمار ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (عبدالرحمٰن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

(۴) محمد یوسف ولد مستری محمد رمضان صاحب احمد نگر کو مورخہ ۱/۱۱/۵۵ کو لاری کے ساتھ ٹکر ہو جانے کی وجہ سے سر میں چوٹیں آئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (عبدالمجید خاں کوارٹر ۶۰ ربوہ)

(۵) میری لڑکی نصیرہ بیگم بعارضہ خسرہ بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین فیض احمد گجراتی چک ۹۶/۴ سمندری

(۶) مکرم مولوی روشن دین صاحب کا بچہ عزیز کمال الدین ...... متعلم جماعت نہم کا کھیلتے کھیلتے گھٹنا اتر گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (فضل الرحمٰن ربوہ)

نہری اراضی

تحصیل لیہ میں ہماری زرعی اراضی جس کو نہر کا پانی لگتا ہے اور جس میں کاشت شروع ہے قابل فروخت ہے خواہشمند احباب تفصیلات کے لئے لکھیں یا ملیں۔ (مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت ربوہ)

چھ پیسے کا خرچ

روزنامہ الفضل کے ایک پرچہ کی قیمت صرف چھ پیسے ہے۔ ان چھ پیسوں کے خرچ سے آپ ہر روز گھر بیٹھے ہی اپنے مقدس آقا ایدہ اللہ کی روزمرہ کی صحت سے باخبر رہ سکتے ہیں اور سلسلہ کے متعلق بھی اپنی معلومات کو تازہ رکھ سکتے ہیں۔ یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو آپ کے لئے ناقابل برداشت ہو جبکہ اس کے مقابل پر بیش بہا فائدہ آپ کے سامنے ہے۔

(قائمقام مینیجر الفضل)

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

سرگودھا

مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو بعد از نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبی مسجد احمدیہ سرگودھا میں منعقد ہوا۔ مسجد میں چراغاں کیا گیا۔ جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع کیا گیا۔ مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان اور مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تقریریں فرمائیں۔ دعا پر جلسہ ختم کیا گیا۔

ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی سیکرٹری تبلیغ سرگودھا

چھور چک نمبر ۱۱۷

مورخہ ۲۹/۱۰/۵۵ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں ڈاکٹر غلام نادر صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔

حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پون گھنٹہ تک تقریر کی۔ آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ درود شریف کے فضائل بیان کئے۔ اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ کے اشعار پڑھ کر ترجمہ کیا۔

(محمد ابراہیم شاد احمدی چھور چک ۱۱۷)

لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام بروز ہفتہ مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء صبح ۱۰ بجے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ لاہور کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں کے ساتھ نیک سلوک کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ فتح مکہ کے بعد حضور نے لاتثریب علیکم الیوم فرما کر ساری قوم کو معاف فرما دیا۔

دوسری تقریر ڈاکٹر فیروز خانصاحب پی۔ ایچ ڈی (غیر مسلم) نے کی انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ حضور نبی کریمؐ کی باعمل زندگی حضورؐ کی سیرت پڑھنے والے کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ آپ نے بتایا کہ حضور تلقین فرمایا کرتے تھے کہ زندگی سادہ ہو۔ آپس میں اخوت۔ مساوات اور رواداری کے اصولوں پر سلوک کیا جائے اور مختلف عقیدوں کا احترام کیا جائے۔ ان سب احکام کے رو پر خود عمل کر کے حضور نے دوسروں کے سامنے اپنا نمونہ پیش فرما دیا۔ اس سے سیرت پڑھنے والوں کو حضور کا مقام بہت ہی بلند معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ اسلام نے زکوٰۃ کا حکم دے کر غرباء کا خاص خیال رکھا ہے جس پر زکوٰۃ پر عمل کرنے والا مذہب اور ملک کمیونسٹوں کی مخالفت سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔

تیسری تقریر ڈاکٹر پی۔ این سیٹھی صاحب (غیر مسلم) کی ہوئی۔ آپ نے حضور نبی کریم کی زندگی کے واقعات بیان کر کے اور قرآن شریف کے حوالہ جات دے کر بتایا کہ حقوق العباد کے احکام کی ذیل میں غیر مسلم بھی ان رعایات اور اس سلوک کے مستحق ہیں جن کے مستحق مسلمان لوگ ہیں

چوتھی تقریر ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کی تھی جس میں آپ نے بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت۔ اخلاق، عادات۔ اہلی زندگی کے لحاظ سے نہایت اعلےٰ درجہ کے تھے

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اسلام کی غرض و غایت انسان کو بلندی کی طرف لے جانا ہے۔

شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ نے جلسہ ہائے سیرۃ النبی کے انعقاد کے پس منظر کا ذکر فرمایا کہ کس طرح حضور نبی کریمؐ کے متعلق دانستہ یا نادانستہ طور پر ایسی باتیں بیان ہوتی تھیں جن پر معترضین اعتراض کریں تو جواب دینے میں دقت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے ازالہ کی یہ تجویز فرمائی کہ حضور کی سیرتؐ اور اخلاق کے متعلق صحیح باتیں کثرت سے بیان کی جایا کریں تا کہ غلط امور پر پیش کرنے کی کسی کو جرأت ہی نہ ہو

آخیر میں جناب صدر صاحب نے واضح کیا (م) کہ قرآن کریم اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غایت یہ ہے کہ انسان اپنا تعلق اللہ تعالےٰ سے جوڑے اور اس کی زندگی سے پتہ چلے کہ اسلام اپنے پیروؤں سے کیا چاہتا ہے۔ اور اس کے نیک نمونہ سے لوگ خود بخود متاثر ہوں۔ مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جس سے ظاہر تھا کہ انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اسی کے لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے

بعد ازاں غیر مسلم لیکچراروں کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

عبدالحمید ناظم دفتر جماعت احمدیہ لاہور

ضلع ملتان کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ کی امدادی مساعی

دیہی آبادیوں کے مصیبت زدگان میں ادویہ خوراک اور کپڑوں وغیرہ کی تقسیم

محمد اشرف صاحب انچارج احمدیہ فلڈ ریلیف پارٹی ہیڈ سدھنائی کبیر والہ ضلع ملتان

۱۰؍اکتوبر ۱۹۵۵ء

مجوزہ پروگرام کے تحت آج صبح چوہدری عبداللطیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کی زیر قیادت فلڈ ریلیف پارٹی بعد منظوری امیر جماعت احمدیہ ملتان جو کہ پانچ افراد پر مشتمل تھی بغرض جائزہ و امداد بمعہ ادویات و خشک خوراک کبیر والہ کے لئے روانہ ہوئی۔ پارٹی کے روانہ ہونے سے ایک روز قبل حالات کا جائزہ لینے کے لئے ایک خادم کو روانہ کیا جا چکا تھا۔ جس کی رپورٹ کا علم کبیر والہ میں ہو گیا۔ چنانچہ ۱۹؍اکتوبر کو چوہدری نور الدین صاحب پریذیڈنٹ کبیر والہ کے مشورے کے بعد جملہ خدام نے چوہدری عبداللطیف صاحب موصوف کی قیادت میں فلڈ ریلیف آفیسر راجہ محمد ایوب خان صاحب مجسٹریٹ بغرض ضروری ہدایات و اطلاع ملاقات کی۔ اور قائد صاحب موصوف ضروری ہدایات دیکر ... لے گئے۔ ان کی ہدایت کے مطابق فلڈ ریلیف پارٹی ہیڈ سدھنائی پہنچی اور وہاں انچارج علاقہ سب انسپکٹر خواجہ صاحب سرا نے سے مزید معلومات حاصل کیں۔ ملاقات کی۔ ازاں بعد کوٹ سنا مغلانی پہنچے۔ جس پر قرب و جوار کے سیلاب زدگان بیٹھے ہوئے تھے۔ یہاں پہنچ کر دیوا سنگھ والا کے احمدی دوست چوہدری محمد امین صاحب حال سنا مغلانی سے مل کر ریلیف کے متعلق پروگرام بنایا۔ چوہدری محمد امین صاحب موصوف ہماری کمک پہنچنے سے قبل اپنے طور پر بھی قائد صاحب ضلع کی پیش آمدہ حالات سے قبل ہدایات کی روشنی میں اپنے علاقہ کی بیش قیمت خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ جس کا علم ہمیں خواجہ صاحب سب انسپکٹر پولیس انچارج علاقہ اور دیگر لوگوں سے وہاں پہنچتے ہی ہو گیا تھا۔ چوہدری صاحب موصوف کی ان خدمات کا معترف وہاں کا بچہ بچہ تھا۔ خاکسار محمد اشرف انچارج فلڈ ریلیف پارٹی کی نگرانی میں۔ چوہدری محمد امین صاحب کے مشورہ کے ساتھ ریلیف کا پروگرام شروع کیا گیا۔ اور باہمی مشورہ سے ہیڈ سدھنائی ہیڈ کوارٹر مقرر کیا۔ کوٹ سنا مغلانی میں ۶۰ مریضوں میں ادویات تقسیم کی گئیں۔ اس کے بعد خشک خوراک ۸۰ ضرورتمند افراد میں تقسیم کی گئی۔ ازاں بعد پارٹی چوہدری محمد امین صاحب کی معیت میں موضع دیوا سنگھ والا جو کہ ہیڈ کوارٹر سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے پیدل روانہ ہوئی۔ موضع مذکورہ پہنچنے کے راستہ میں موضع سلطان سقراج میں چار افراد کو ادویات تقسیم کر کے آگے بڑھتے ہوئے کچھ فاصلہ پر سیلابی پانی شروع ہوا جو کہ چار فٹ گہرا اور منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے ایک میل لمبا تھا۔ جملہ افراد نے کپڑے اور اپنا سامان ادویات و خشک خوراک کو اٹھا کر پانی کو عبور کیا۔ موضع دیوا سنگھ کے تمام افراد ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جس کے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ جو خوراک گرائی گئی وہ پانی میں بہہ گئی۔ اور صرف قلیل مقدار میں ان کو مل سکی۔ اس کے علاوہ ابھی تک کوئی دیگر ریلیف پارٹی یا کسی قسم کی کوئی امداد ان کو نہیں پہنچائی گئی۔ اس کے بعد ہم نے خشک خوراک چالیس افراد میں تقسیم کی اور ۱۰۰ افراد میں ادویات تقسیم کی گئیں۔ جو مریض چلنے پھرنے کے قابل نہ تھے ان کے پاس خود پہنچ کر ادویات دی گئیں۔ اس ٹیلہ پر ۲۰۰ کے قریب لوگ تھے۔ جن کی امداد کے لئے ہم نے ہر طرح کوشش کی غروب آفتاب کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کو روانہ ہوئے اور رات کے وقت ہر قسم کے خطرات کا مقابلہ کرتے ہوئے آٹھ بجے شب کے قریب اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل ۲۵۰۰ پونڈ خوراک مکرم قائد صاحب کی زیر نگرانی ہوائی جہازوں کے ذریعہ مصیبت زدگان تک پہنچانے کے لئے حکام کے سپرد کی جا چکی ہے۔

مختصر نقشہ امداد مورخہ ۱۹؍۱۰؍۵۵

نام موضع	تعداد مریضاں جنہیں ادویہ تقسیم کی گئیں	خشک خوراک دی گئی
کوٹ سنا مغلانی	۶۰	۸۰
سلطان سقراج	۴	—
دیوا سنگھ والا	۱۰۰	۴۰
کل تعداد	۱۶۴	۱۲۰

مورخہ ۲۰؍اکتوبر کو ناشتہ کر کے جملہ خدام چوہدری محمد امین صاحب کی معیت میں موضع حاجی دوانہ (الف) روانہ ہوئے جو کہ ہیڈ کوارٹر سے ۱½ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پہنچ کر ۲۵ مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ اس کے بعد موضع شیخو پورہ کو روانہ ہوئے جو کہ موضع حاجی دوانہ سے ۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں تک پہنچنے کے لئے ۴ فٹ گہرے اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ایک میل لمبے سیلابی پانی سے گزرے۔ گو اس میں سے گزرنا انتہائی دشوار تھا مگر جملہ خدام نے اسے حوصلہ اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ موضع مذکورہ میں ۲۲ افراد کو ادویہ دی گئیں۔ یہاں پر خوراک کی سخت قلت محسوس کی جاتی تھی پانی ... کھڑا ہونے کی وجہ یہاں تک کوئی امداد نہیں پہنچی تھی۔ موضع شیخو پورہ سے واپسی پر جملہ خدام کا پانی عبور کرتے ہوئے چوہدری محمد افضل صاحب نے فوٹو لیا۔ پانی عبور کرنے کے بعد موضع حاجی دوانہ کے نواحی چاہات میں ادویہ تقسیم کی گئیں۔ ازاں بعد موضع حاجی دوانہ (ب) پہنچے۔ جہاں ۵۷ مریضوں کو ادویات دی گئیں۔ جبکہ ملک عبداللطیف صاحب مریضوں کی فہرست تیار کرتے رہے خاکسار اور چوہدری محمد اسلم صاحب مریضوں میں ادویات تقسیم کرتے رہے اور وقتاً فوقتاً ملک عبداللطیف صاحب اور چوہدری محمد افضل صاحب مریضوں کو ڈریسنگ کرتے رہے یہاں پر نواحی علاقوں کے کافی سیلاب زدگان موجود تھے۔ ان دیہاتوں میں مریضوں کی زیادہ تعداد ملیریا اور اس کے باعث تلی کے مریضوں کی ہے اور دیگر کافی ... کھانسی نزلہ زکام زدہ شدہ مریضوں کی دیکھ بھال کی گئی۔ مورخہ ۲۰؍۱۰؍۵۵ کے کام کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

نام موضع	تعداد مریضاں جن میں ادویات تقسیم کی گئیں
(۱) موضع حاجی دوانہ (الف)	۲۵
(۲) موضع شیخو پورہ	۲۲
(۳) موضع حاجی دوانہ (ب)	۵۷
کل تعداد	۱۰۴

مورخہ ۲۱؍۱۰؍۵۵ کو روانہ ہونے سے پیشتر ہیڈ کوارٹر پر جمع شدہ ۱۶ افراد کو ادویات دی گئیں۔ چونکہ بعض وجوہات کی وجہ سے ادویات پہنچنے میں دیر ہو گئی تھی اور ہمیں اطلاع ملی تھی کہ ادویات کبیر والہ پہنچ گئی ہیں۔ اس لئے صبح ایک آدمی کبیر والہ روانہ کیا گیا۔ اور جملہ دیگر خدام خاکسار کی نگرانی میں موضع سید والہ سائیکلوں پر روانہ ہوئے جو کہ کام میں سہولت کی غرض سے مکرم قائد صاحب ضلع نے ہمارے ہمراہ بھجوا دیئے تھے۔ یہ موضع ہمارے ہیڈ کوارٹر سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جہاں نو مریضوں میں ادویات دینے کے بعد موضع محرم پہنچ کر سات افراد کو ادویہ دی گئیں۔ ازاں بعد موضع دارا میں ۵ افراد کو ادویہ دی گئیں۔ اس کے بعد موضع بچیاں پہنچے جہاں کافی سیلاب زدگان موجود تھے۔ چنانچہ یہاں ۲۰ افراد کو ادویہ تقسیم کی گئیں۔ ... چونکہ جمعہ کا وقت ہو چکا تھا اس لئے خاکسار نے مختصر خطبہ کے بعد نماز جمعہ پڑھائی۔ اور موضع بچیاں میں ادویات تقسیم کرتے ہوئے فوٹو بھی لئے گئے

پھر موضع بدو والہ روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر ۵ مریضوں کو ادویہ دی گئیں۔ اس کے بعد موضع بوسی اور اس کے نواحات کو روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر چار افراد کو ادویات دی گئیں۔ چونکہ ادویات بالکل ختم ہو چکی تھیں اس لئے مجبوراً کام بند کرنا پڑا اور ہم جملہ خدام واپس ہیڈ کوارٹر کو روانہ ہوئے۔ اس روز کی کارگزاری کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

نام موضع	تعداد مریضاں جن میں ادویات تقسیم کی گئیں
(۱) ہیڈ کوارٹر سدھنائی ہیڈ ورکس	۶
(۲) سید والہ	۹
(۳) موضع محرم	۷
(۴) موضع دارا	۵
(۵) موضع بچیاں	۲۰
(۶) موضع بدو والہ	۵
(۷) موضع بوسی و نواحات	۴
کل میزان	۶۶

اب ہماری جگہ دوسری پارٹی دیگر مواضعات میں کام کے لئے کافی مقدار میں ادویہ۔ آٹا۔ چاول۔ کھنڈ۔ تیل مٹی۔ چنے۔ دیا سلائیاں۔ ڈبے اور پارچات لے کر روانہ ہو چکی ہے۔ نیز مزید گروپ روانہ کئے جا رہے ہیں۔

(باقی)

مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ اور جماعتہائے احمدیہ کی امدادی مساعی

سڑکوں اور راستوں کے تعمیری کام میں خاطر خواہ امداد۔ کپڑے، بستر اور امدادی رقوم جمع کرنے کی مہم

مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں میں مجالس خدام الاحمدیہ اور جماعت ہائے احمدیہ ریلیف کا کام نہایت محنت اور جانفشانی سے کر رہی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ اور اہالیان چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ سڑکوں اور راستوں کی تعمیر اور امدادی سامان فراہم کرنے کے بارے میں جو کام کر رہے ہیں۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کی سرگرمیاں

۹ ؍ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو ساڑھے سات بجے کی گاڑی سے دس خدام کی پارٹی ڈپٹی کمشنر صاحب کی ہدایت کے مطابق سیالکوٹ سے بدوملہی ساڑھے گیارہ بجے پہنچی۔ مسجد احمدیہ میں اپنا سامان رکھ کر فوراً سکٹر کمانڈر غلام ربانی صاحب D.I.S کو رپورٹ کی۔ چنانچہ اس وقت ذیل گھر میں اے۔ ڈی۔ ایم صاحب اور تحصیلدار صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا ہمیں اطلاع مل چکی ہے۔ احمدیہ ریلیف کی ایک پارٹی یہاں خدمت خلق کا کام کرنے کے لئے آ رہی ہے تمام افسران نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور ہمیں منڈی کے ایک حصہ میں جس جگہ راستے میں پانی اور کیچڑ بہت تھا۔ کام کرنے کو کہا گیا خدام کے انچارج خواجہ محمد امین صاحب نے بخوشی اس جگہ کام کرنا قبول کیا۔ چنانچہ موقعہ پر پہنچ کر کام شروع کر دیا گیا۔ پانچ خدام مقامی مجلس سے لئے گئے۔ اس طرح پندرہ خدام کی پارٹی وہاں کام کر رہی ہے اس روز خدام الاحمدیہ نے ۴۰ فٹ لمبی ۲۲ فٹ چوڑی جگہ سے پہلے تو ۲ فٹ گہرا پانی اور کیچڑ نکال کر اس جگہ کو صاف کیا۔ پھر یہاں پر دوسری جگہ سے مٹی لا کر سڑک کو مکمل طور پر تیار کیا۔ شام کے وقت جب کہ خدام الاحمدیہ کی یہ پارٹی کام کر رہی تھی۔ چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ عبدالغنی صاحب اور ڈی ایچ۔ او صاحب۔ غلام ربانی صاحب سیکٹر کمانڈر اور دیگر افسران کام کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ مغرب کے وقت سے پہلے پارٹی نے اپنا یہ کام ختم کر لیا تھا۔ صبح ہوتے ہی خواجہ محمد امین صاحب راقم الحروف محمد احمد قمر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ) اور خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب بٹ۔ غلام ربانی صاحب سیکٹر کمانڈر بدوملہی سے ملے۔ مزید کام کے لئے دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ ریلوے اسٹیشن سے شہر کو جانے والی سڑک جو کہ ۵۰۰ فٹ لمبی اور ۲۵ فٹ چوڑی اور ۲½ فٹ گہری سڑک کے اردگرد بند باندھ کر پانی بالٹیوں اور تسلوں سے نکالا گیا۔ اس کے بعد تمام کیچڑ کو کھینچ کھینچ کر بند کے دوسری طرف پھینکا گیا۔ کام صبح سے دوپہر کے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ دوپہر کے وقت نماز پڑھنے اور کھانا کھانے کے لئے چھٹی کی گئی۔ تین بجے سہ پہر کو پھر اس جگہ مٹی ڈالنے کا کام شروع کر دیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کی ان تھک کوششوں کو دیکھ کر لوگ بہت خوش ہیں۔ دعائیں دیتے ہوئے لوگ گذر رہے ہیں۔ کیونکہ اس سڑک پر پیدل چلنا بھی محال تھا۔ تانگہ اور چھکڑے وغیرہ اس میں پھنس جاتے تھے۔ اور انہیں مشکل سے نکالا جاتا تھا۔ بفضل خدا ہمارے نوجوان بڑی ہمت اور دلیری سے خدمت خلق کے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اہالیان چھور چک ۱۱۷ کی مساعی

معززین چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ مثلاً چوہدری مسعود احمد صاحب۔ چوہدری منظور حسین صاحب چوہدری غلام حسین صاحب۔ چوہدری محمد شریف صاحب چوہدری تاج محمد صاحب چوہدری ڈاکٹر غلام محمد صاحب۔ چوہدری غلام قادر صاحب، چوہدری عطاء اللہ صاحب چوہدری محمد عبداللہ صاحب معہ پیداوار چوہدری غلام سرور صاحب نے باہمی مشورہ کر کے تمام گاؤں کے باشندگان کو امداد سیلاب زدگان کے سلسلہ میں خدمات ادا کرنے کی تحریک کی۔ اور وفود علیحدہ علیحدہ مقرر کر کے تمام گاؤں سے نقد روپیہ پارچات اور غلہ جمع کرنے کا انتظام کیا صرف ایک دن میں تمام موضع میں پھر کر مندرجہ ذیل سامان امداد سیلاب زدگان کے سلسلہ میں جمع کیا گیا

رضائی ۴۸۔ کھیس ۱۸۔ چادر ۳۔ قمیص ۵۶۔ شلوار ۲۱۔ دری ۲۔ کمبل لوئی ۳۔ نیکر پتلون ۱۰۔ بنیان سویٹر ۹۔ کھدر سفید ۲۴ گز۔ نقد ۲۴/۸ روپے اس نقد روپیہ کے علاوہ معززین نے اپنی گرہ سے ذاتی طور پر ۵۵/۸ روپے کی رقوم دیں۔

یہ جملہ رقوم اور سامان چودھری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ کی خدمت میں چودھری منظور حسین صاحب کی نگرانی میں برائے تقسیم پہنچا دیا گیا۔ علاوہ ازیں چھور چک ۱۱۷ نے اپنی طرف سے دس نوجوان بھی بطور خدام کام کرنے کے لئے پیش کئے ہیں۔ مکرمی ڈاکٹر کیپٹن غلام محمد صاحب نے بھی اپنی خدمات پیش کیں اور سیلاب زدہ علاقے میں طبی امداد بہم پہنچانے میں نمایاں کام کیا (محمد ابراہیم شاد سیکرٹری جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

سردار نور احمد صاحب کارکن تحریک جدید کہاں ہیں؟

"سردار نور احمد صاحب کارکن تحریک جدید انجمن احمدیہ مؤرخہ ۱۱/۱/۵۵ کو تین دن کی رخصت پر گئے تھے لیکن وہ تا حال واپس اپنی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوئے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ان کے پتہ سے فوراً مطلع فرمائیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو خود دفتر حاضر ہو جائیں

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین بہادر جہلم

نمبر مقدمہ D - ۸۷۱ سال ۱۹۵۵ء

غلام محمد و رحمت پسران مہر خاں قوم کھوکھر۔ ساکن تنگر تحصیل پنڈ دادنخاں سائل

بنام

منگت رام بالغ۔ خیراتی لال نابالغ پسران لالہ رام پیارا مل بولایت مسماۃ مایا دیوی بیوہ رام پیارا مل قوم کھتری ڈبل ساکن تنگر تحصیل پنڈ دادنخاں مسئول علیہم

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں مسئول علیہم منگت رام وغیرہ بدوں پتہ تارک الوطن ہو گئے ہیں۔ اس واسطے اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مذکورہ صدر مسئول علیہم مؤرخہ ۱۹/۱۱/۵۵ بوقت ۹ بجے صبح عدالت ہذا میں حاضر نہ ہوں گے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مؤرخہ ۳۱/۱۰/۵۵ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر جہلم

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین بہادر جہلم

نمبر مقدمہ D - ۸۷۴ ۱۹۵۵ء

عبدالعزیز ولد محمد حسین شیخ سکنہ دارا پور تحصیل جہلم مدعی

بنام

حویلی رام ولد کانو رام کھتری سکنہ رہتاس تحصیل جہلم مدعا علیہ

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ حویلی رام بدوں پتہ تارک الوطن ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار اخبار جاری کیا جاتا ہے کہ مؤرخہ ۱۲/۱۱/۵۵ بوقت ۹ بجے صبح مدعا علیہ حاضر آ کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ عدم تعمیل کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مؤرخہ ۳۱/۱۰/۵۵ بہ دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر جہلم